سوال

ئی خاص گروہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہ کون ہے؟ کل مسلمان یا ان میں سے کوئی خاص گروہ مراد ہے۔ حدیث

واصحابی)

کا کیا مطلب ہے؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وہ خاص ہے۔ جس کی پہچان نبی ﷺ نے

(ما انا علیہ واصحابی)

بتلائی ہے۔

(ما انا علیہ واصحابی)

ب چاہتا ہے یہاں اس مسئلہ کو مختصر ذکر کرتے ہیں تفصیل کی گنجائش نہیں اگر تفصیل مطلوب ہو تو ہمارا رسالہ حق وباطل کا معیار ملاحظہ فرمایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل بہتر فرقے ہو گئے میری امت تہتر فرقے ہو جائے گی سب جہنمی ہیں صرف ایک فرقہ جنتی ہو گا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کونسا ہے؟ فرمایا:

(ما انا علیہ واصحابی)

س پر میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرقہ حقہ کا معیار دو چیزیں بتلائی ہیں:

ایک اپنی ذات بابرکات، دوم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا وجود باجود

قبل ازیں کہ ان دونوں کی نسبت سے کچھ ذکر کیا جائے تھوڑی سی تمہید سن لیں۔

علمی بحث

جو شے دوسری چیز کا معیار ہو کیا وہ خود معیار کی محتاج ہو گی یا نہ؟ اگر نہ ہو تو معاملہ صاف ہو گیا۔ اگر ہو تو پھر ایک اور معیار کی ضرورت ہو گی جس سے اس معیار کو جانچا جائے۔ اس بنا پر رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات کو دیکھنا چاہتے ہیں اس حدیث میں حضور ﷺ نے اپنی ذات کو فرقہ حقہ کا معیار قرار دیا ہے یعنی جس طریق پر آپ ﷺ ہوں گے اسی طریق پر چلنے والا فرقہ حق پر ہو گا۔

لیکن اگر کوئی شبہ کرے کہ رسول اللہ ﷺ بھی تو فرقہ حقہ میں داخل ہیں تو ان کی جانچ کس طرح ہو گی؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کی جانچ معجزات اور نشانات وغیرہ سے ہو گی یعنی معجزات اور نشانات وغیرہ سے سمجھ لیا جائے گا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور جو کچھ فرماتے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہے اور حق سے مراد یہاں یہی ہے جو خدا کی طرف سے ہو۔ پس اس طریق سے بحیثیت رسالت رسول اللہ ﷺ معیار ہوئے۔

دوسری چیز

جس کو رسول اللہ ﷺ نے معیار قرار دیا ہے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ یعنی جس طریق پر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہوں گے اس طریق پر چلنے والا فرقہ حق پر ہو گا جو ان کے خلاف ہو گا وہ باطل پرست ہے۔ اب یہاں دو شبہات ہیں ایک یہ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی فرقہ میں داخل ہیں تو ان کی جانچ کس طرح ہو گی؟ دوم یہ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا طریق رسول اللہ ﷺ کے طریق سے جدا ہے یا نہیں؟ اگر جدا ہے تو صحابہ رضی اللہ ؑ

پہلے شبہ کا جواب یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بے شک فرقہ حقہ میں داخل ہیں لیکن ان کے حق پر ہونے کی جانچ صحابیت سے ہو گی یعنی جیسے رسول اللہ ﷺ بحیثیت رسالت معیار ہیں اور آپ کی رسالت معجزات اور نشانات وغیرہ سے پہچانی جاتی ہے اسی طرح صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بحیثیت صحابیت معیار ہیں اور صحابیت پہچاننے کا معیار الگ ہے۔

تفصیلی بیان

صحابی کی تعریف یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایمان کی حالت میں ملاقات ہوئی ہو اور ایمان پر ہی خاتمہ ہو گیا ہو۔ ایمان پر خاتمہ کا پتہ کس طرح لگے؟ اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ جیسے عام طور پر حسن ظن رکھتے ہوئے ایک دوسرے کو مومن سمجھ لیا جاتا ہے اور حسن خاتمہ کا اعتبار کیا جاتا ہے اسی طرح صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان اور خاتمہ کا پتہ لگایا جائے گا۔ دوم یہ کہ خدا اور رسول کی شہادت ہو کہ فلاں ایمان والا ہے، فلاں کو خدا اور اس کا

ّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ''

''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں'' (سورۃ الحجر: 9)

خدائی حفاظت کا نتیجہ یہ ہے کہ آج قرآن مجید ہمارے پاس جوں کا توں موجود ہے اس میں زیر زبر تک فرق نہیں پڑا۔ ہاں اس کی تفسیر اور معانی میں بڑا اختلاف ہے، یہی اختلاف فرقہ بندیوں کا منبع ہے۔ ہر فرقہ کا دعویٰ ہے کہ ہماری تفسیر عربیت کی رو سے صحیح ہے اس موقع پر جس کی تفسیر رسول اللہ ﷺ یا صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی تفسیر کے موافق ہو گی وہی فرقہ حق ہو گا باقی سب باطل اور گمراہ ہوں گے۔

(ما انا علیہ واصحابی)

ے یہی مراد ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا طریق رسول ﷺ کے طریق سے الگ نہیں مگر جہاں حدیث سے تفسیر نہ ہو سکے وہاں صحابہ رضی اللہ عنہم کی تفسیر رسول ﷺ کا طریق ہے اور وہی خدا کی منشا ہے۔ پس حدیث سے تفسیر نہ ملے وہاں صحابہ رضی اللہ عنہم سے لینی چاہیے کیونکہ ایک تو قرآن مجید ان کی مادری زبان تھا دوم رسول اللہ ﷺ کے صحبت یافتہ اور شاگرد تھے وحی ان کے سامنے اترتی، قرائن اور احوال ان کے سا۔

لیہ واصحابی)

سے خارج ہیں۔ کیونکہ انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی روش ترک کر دی اور قرآن مجید بلکہ حدیث سے بھی استدلال کرنے کے وقت خیر القرون کی کوئی پرواہ نہیں کی کہ خیر القرون نے قرآن مجید کی کیا تفسیر کی اور حدیث پر کس طرح عمل کیا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص3

محدث فتویٰ